بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ اِصلاح پسند

یَا اَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ (التوبہ۔۱۱۹)

اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں (کی جماعت) کیساتھ شامل ہو جاؤ

جماعت احمدیہ سے منسلک ہونے کے باوجود ''جماعت احمدیہ اِصلاح پسند'' کی الگ سے ایک شناخت، ضرورت اور رجسٹریشن کیوں؟

اِس سوال کا جواب دینے سے قبل ایک چھوٹی سی وضاحت

بانئے جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانئے اسلام آنحضورﷺ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اور اپنے وقت پر تشریف لائے۔ آپ کی بعثت کا مقصد وحید خدمت اسلام تھا۔ اللہ کے پسندیدہ دین (اسلام) کو اُسکی رُوح کے مطابق ڈھالنا تھا۔ اور یہ کام اُس ذاتِ برحق کے پاک کلام قرآن مجید فرقان حمید کی روشنی میں اور اُسکی ازلی وابدی تعلیم کی مدد سے ہی ممکن تھا۔ سو یہ فریضہ آپؑ نے نہایت خوبصورتی کیساتھ سرانجام دیا۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے گویا حیات مستعار کا ایک ایک لمحہ آپؑ نے حصول مقصد کیلئے یا اپنے اِلٰہی مشن کی تکمیل کیلئے زندگی کی آخری سانسوں تک وقف کیے رکھا۔ اور آپ نے اِس کام یعنی اسلام کی حیاتِ نو کیلئے جو ذرائع استعمال کیے وہ تحریر تقریر اور تالیف وغیرہ تھے۔ یعنی جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالقلم۔ اور آپؑ نے جو جماعت تیار کی یا جو لوگ اُس وقت آپ کے قافلہ میں، حلقہ بیعت میں شامل ہوئے وہ سب کے سب وہ لوگ تھے جو اپنے موروثی عقائد کے بالمقابل آپؑ کے دعویٰ اور دلیل کے سامنے ڈھیر ہو گئے۔ وقت اور حالات کی سنگینی نے بھی اُنہیں بجائے ناحق مزاحمت اور مخالفت کے سرِ تسلیم خم کرنے کی تعلیم وترغیب دی۔ آپؑ کی اطاعت میں آنیوالے یہ وہ چیدہ اور چنیدہ لوگ تھے جنہیں آپؑ نے اُس وقت ''نیک فطرت'' ہونے کے لقب سے نوازا (بلکہ اپنے بعد آنیوالوں کو بھی)۔ آپؑ کے حینِ حیات اُن قافلہ سواروں یا اُن نیک فطرت لوگوں کی تعداد ایک سے ترقی کرتے کرتے قریب تین لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ ہم اِن سبھی حقائق کو تسلیم کرتے ہیں۔ گویا ہمارا بنیادی طور پر جماعت احمدیہ یا بانئے جماعت کے عقائد کیساتھ کوئی اِختلاف نہیں۔ ہم احمدی تھے، ہیں اور اِنشاء اللہ تعالیٰ رہیں گے۔ اِختلاف فکر ونظر کی وجہ سے ہم پر ''کفر'' کا فتویٰ لگانے ''مردودِ حرم'' قرار دینے اور ''حقیقی اِسلام'' سے خارج (اور تمام بنیادی اِنسانی اور اِسلامی حقوق کا خاتمہ) کرنیوالے خود آنحضورﷺ کے اِس فتویٰ کے نیچے آجاتے ہیں کہ اگر کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو وہ خود ''کافر'' ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ ہم جماعت احمدیہ کی تیسری چوتھی اور پانچویں نسل میں سے ہیں۔ یعنی اُن لوگوں کی نسل کا تسلسل ہیں جو نیک فطرت قرار دیئے گئے تھے۔ مگر آہ! آج جی ہاں آج! جماعت (احمدیہ) اور اہل جماعت کی عمومی حالت کیا ہے؟ ہمارے فکری اور علمی اور عملی رویئے کیا ہیں؟ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ سو سوال کا عرصہ دراز گزرنے کے بعد اِن یا اِس قسم کے بہت سارے دوسرے سوالوں کا جواب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ''چمن'' میں ہر طرف ہماری داستان بکھری ہوئی ہے۔ اِس لیے اِس تفصیل کو یہیں چھوڑتے ہوئے (مختصراً) اُن وجوہات کی طرف لوٹتے ہیں جو آج ''جماعت احمدیہ اِصلاح پسند'' کے قیام کا جواز بنیں یا جواز فراہم کرتی ہیں۔

(۱) آنحضورؐ کا فرمان ہے کہ ہر صدی کے اِختتام یا اوائل میں کوئی نہ کوئی تجدید دین کیلئے آئے گا۔ خود بانئے جماعت حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف یہ کہ مجددین (خلفاء) کے اِس سلسلہ کا بارہا اقرار فرمایا بلکہ خود اپنے دعویٰ کی بھی ایک بنیاد اِس حدیث (قال رسول اللہ ﷺ ''اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔'' یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اِس امت کیلئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اِس کیلئے دین کو تازہ کرے گا۔ مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ا۷ بحوالہ سُنن ابوداؤد جلد ۲ کتاب الملاحم) پر رکھتے ہوئے اِسے اپنی صداقت اور ثبوت کے طور پر پیش فرمایا۔ بلکہ اِس پس منظر میں اپنے بعد آنیوالے ایک وجود (زکی غلام) کی بھی اِلہامی خبر دی۔۔۔۔

(۲) حضرت بانئ جماعتؑ کے بعد، آپکے نام پر بیعت لینے والے ''خلفاء'' (جو درحقیقت ایک منظورِ نظر ''خلافت کمیٹی'' (یا الیکشن کمیشن) اور منظورِ نظر لوگوں پر مشتمل ایک ''اِنتخابی کالج'' کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے صنم تھے اور ہیں جو آج ''بھگوان'' بنے بیٹھے ہیں) ماسوا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے نے اپنی خلافت یا حاکمیت کو تا قیامت درست ثابت کرنے کیلئے سب سے پہلا وار ہی مذکورہ بالا حدیث شریف پر کیا اور ساتھ ہی احباب جماعت کو یہ کھلا کھلا پیغام بھی دے دیا کہ اب تم ۔

اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کرلو ۔ اَب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا

(۳) اپنے اِس ''اِجتہاد'' کو دائمی بنانے کے خیال سے ایک ایسا نظام جماعت بھی تشکیل دے دیا گیا کہ اُس سے بظاہر منصب ''خلافت'' تو محفوظ ہو گیا مگر جماعت اُسکے ہاتھوں یرغمال ہوگئی۔ اِس خود تراشیدہ خیال کی راہ میں ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی (جو کسی آنے والے کی خبر دیتی تھی) کے حائل ہونے کا ڈر تھا۔ کھٹکا تھا۔ کہ وہ کسی بھی وقت رنگ میں بھنگ ڈال سکتی ہے۔ سو اِس اِمکانی ''خطرے'' کا تدارک یوں کردیا گیا کہ مذکورہ الہامی پیشگوئی کو قبل از وقت ہی ''قومیا'' (Nationalized) کر اپنی تحویل میں لے لیا گیا۔ اور نظام جماعت جس کا ۱۹۴۴ء سے قبل کردار کوئی اور تھا، وہ خلیفہ ثانی کے دعویٰ ''مصلح موعود'' کے بعد یکسر بدل گیا۔ اُس کے ''مرکزی خیال'' میں خلیفہ ثانی کے دعویٰ نے فوقیت حاصل کرلی۔ اور باقی سب کچھ اپنے ''موضوع'' کی مناسبت اور حساسیت کی وجہ سے پس منظر میں چلا گیا۔۔۔ گویا یہی وہ سوچ یا ''اِجتہاد'' تھا جس نے جماعت احمدیہ میں خرابیوں کا دروازہ کھول دیا۔ اُسے ایک نئی راہ اور ایک نئے اور غلط رُخ کی طرف ڈال دیا ۔

بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

آج ہمارے ہاں

(۱) اسلام بغیر رُوح کے ہے (۲) عدم اِنصاف ہے (۳) قول و فعل میں تضاد ہے (۴) اظہار رائے اور آزادی ضمیر پر پابندی ہے (۵) گھٹن اور مافیا (mafia) طرز کی فضا ہے (۶) عہدوں کا گورکھ دھندا ہے (۷) جبر ہے (۸) خفیہ نگرانی ہے (۹) خوف و ہراس ہے (۱۰) اور اسیری ہی اسیری ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ گویا یہی وہ عوامل ہیں جو موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بعثت کی وجہ اور ''جماعت احمدیہ اِصلاح پسند'' کی بنیاد بنے ہیں ۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت　　　میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اے افرادِ جماعت! اب وقت ہے۔۔۔

☆ شرک سے اِجتناب کا ☆ اِسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف رجوع کرنے کا ☆ اِسلام کی رُوح کی طرف پلٹنے کا ☆ جماعت احمدیہ کی بحالی کا ☆ اِنسانیت کے عملی مظاہرے کا ☆ حقیقت پسندی کی طرف واپسی کا ☆ سچائی کے اِظہار کا ☆ غلطیوں کے برملا اعتراف کا ☆ باہمی محبت، اخوت اور اتفاق کا ☆ دِلجوئی کا ☆ نظام کی اصلاح کا ☆ غلط رویوں کی بیخ کنی کا ☆ درگزر کا ☆ پردہ پوشی کا ☆ احمدیوں کے بوجھ اُتارنے کا ☆ غلامی سے نجات کا ☆ اُسیروں کی رُستگاری کا

یہ وقت ہے ''جماعت احمدیہ اِصلاح پسند'' کا

آؤ ہم سب مل کر حصولِ مقصد کیلئے اللہ اور اُسکے آخری نبی اور رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریق کار کے عین مطابق جدوجہد کریں۔

(۱) غور و فکر سے (۲) باہمی مکالمے سے (۳) حلم سے (۴) علم سے (۵) قلم سے

اللہ تعالیٰ ہم سب کیساتھ ہو۔ اور ہمیں دین اِسلام کی زیادہ سے زیادہ اور بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اِس کا شرف بخشے۔ آمین اللھم آمین۔

خاکسار

عبدالغفار جنبہ

موعود زکی غلام مسیح الزماں

۱۴۔ اکتوبر ۲۰۰۹ء / کیل۔ جرمنی